نوحہ

مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

اک عابدؑ بیمار تھا اور مجمع اغیار تھا
ہائے شام کا بازار تھا اور مصطفیٰ ﷺ کی بیٹیاں

اکبرؑ کو بھی برچھی لگی قاسمؑ کے بھی ٹکڑے ہوئے
عباسؑ کے بازو کٹے ہائے رُل گئیں سیدانیاں

چاروں طرف بے پیر ہیں اور وارث تطہیر ہیں
ہوئیں قید بے تقصیر ہیں روتی رہیں شہزادیاں

اُمت کا وہ مہمان تھا حرموں کا جو نگران تھا
پابند جو زندان تھا مولاؑ کی وہ بے تابیاں

وہ مصطفیٰ ﷺ کی آل تھی جو کربلا میں لُٹ گئی
بادِ خزاں ایسی چلی مارے گئے پیرو جواں

شبیرؑ کا تھا لاڈلہ جو اصغرؑ معصوم تھا
بن میں گلا جس کا چھدا وہ پیاس سے تھا نیم جاں

صحراؤں میں ویرانوں میں بازاروں میں درباروں میں
ہائے شام کے زندانوں میں روتی رہیں گُل بیبیاں

معصومہؑ کی ہائے سسکیاں دیتا شمر ہے جھڑکیاں
بی بی کی وہ بے تابیاں روتے رہے کون و مکاں

شبیرؑ کی وہ لاڈلی سینے پہ جو شاہؑ کے پلی
وہ قید میں ہی چل بسی منہ پے طمانچوں کے نشاں

اے اشقیا دیکھو ذرا ہر سمت ہے ماتم بپا
سینہ زنوں کے حیدرؔی سینوں سے آتی ہے اذاں